رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الله اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی ۵؍
سہ ماہی ۲؍۱۲

ایڈیٹر غلام نبی
تار کا پتہ "الفضل" قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۴	مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی۔ اور دانتوں کے اعصابی درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں:۔

آج بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شرکت فرمائی۔ بہت سے دیگر اصحاب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ بابو صاحب موصوف کی لڑکی کا نکاح ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ایم اے ابن مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے کچھ عرصہ ہوا ہو چکا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انتظامات جلسہ سالانہ کا معائنہ فرما کر ضروری ہدایات دیں

قادیان ۲۴ دسمبر۔ آج صبح ساڑھے دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اندرون قصبہ میں مدرسہ احمدیہ۔ لنگر خانہ۔ دفتر جلسہ سالانہ جو نئے مہمان خانہ کے ایک حصہ میں بنایا گیا ہے۔ اور پرانے مہمان خانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ حضور کے ہمراہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ ناظر اعلےٰ حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت۔ اور جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوت و تبلیغ تھے۔ جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری ناظم اندرون قصبہ نے انتظامات کا معائنہ کرایا۔ بعد ازاں حضور بذریعہ موٹر بیرون قصبہ کے انتظامات دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے دار العلوم کے کچن کا معائنہ فرمایا۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے ناظم دار العلوم معہ اپنے ماتحت کارکنوں کے موجود تھے۔ اگرچہ کچن میں بہت دھواں تھا۔ مگر حضور نے پوری طرح ہر چیز کا معائنہ فرمایا۔ پھر حضور جلسہ گاہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور منتظمین کو بعض نقائص کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آلۂ نشر الصوت جلد سے جلد لگانے اور اسے ٹیسٹ کرنے کی تاکید فرمائی۔ نیز بابو اکبر علی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ وہ بھی ان نقائص کو دور کرنے میں منتظمین کی مدد کریں:۔

اس کے بعد ہائی سکول کے ہال اور دیگر کمروں کا معائنہ فرماتے ہوئے دار الفضل اور دار البرکات کے کچن کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں چودھری غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول معہ معاونین کے موجود تھے۔ گزشتہ سال بیرون قصبہ کے کھانے کے انتظام میں بوجہ مہمانوں کی کثرت کے مشکلات پیدا ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دو جگہ

سال کے نئے نئے علمی روحانی و تبلیغی تحفے

سالہائے گذشتہ کیطرح اس دفعہ بھی سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تشریف لانے والے احباب کی خاطر ان کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بصرف زرکثیر بہت سی نئی ضروری اور مفید کتابیں شائع کروا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ جلسہ سالانہ تک چھپ جائینگی۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ احباب کرام پہلے کیطرح اس دفعہ بھی کارکنان **بکڈپو** کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر انہیں اس قابل بنا دینگے۔ کہ وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو جاری رکھ سکیں اس دفعہ **بکڈپو** نے نہ صرف بہت سی نادر اور نایاب اور ضروری مفید کتابیں چھپوانے کا پروگرام بنایا ہے۔ بلکہ یہ امر بھی مدنظر رکھا ہے۔ کہ اب کے جو کتاب بھی چھپے وہ اتنی ارزاں اتنی سستی اور اتنی کم قیمت کی ہو کہ مستطیع تو مستطیع غیر مستطیع اصحاب بھی نہایت آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ تا کہ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر دنیا میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اشاعت پذیر ہو سکے۔ اور دنیا اس نور ہدایت سے بہرہ اندوز ہو۔ جو خدا کا مسیح ان کی رہنمائی کیلئے اس زمانہ میں لایا۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ دوست مندرجہ ذیل کتب نہ صرف خود خرید ینگے۔ بلکہ دوسروں کو بھی خریدنے کی پُر زور تحریک فرما دینگے۔

۱۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

جلد اول (صفحات ۴۶۰)

یہ حقایق و معارف کا مجموعہ یقیناً اس قابل ہے کہ دوست اسے دیکھیں اور باغ باغ ہو جاوینگے۔ اور اس میں جو دلائل حقہ اور علوم روحانیہ بھرے پڑے ہیں۔ ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائینگے۔ اس مجموعہ ملفوظات میں دوستوں کو ہر قسم کے دلائل ملیں گے۔ جن میں حضرت اقدس کے دعوئے مسیحیت کے دلائل کے علاوہ مختلف موقعوں پر مختلف استعداد اور خیالات کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو حضور انور نے حقایق و معارف بیان فرمائے وہ بھی پڑھنے کو ملیں گے۔ جو کہ پڑھنے والوں کے دل و دماغ کو روشن کر دینگے۔ پس اس مجموعہ حقائق کو نہ صرف خود پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھوانا چاہیئے۔ بلکہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس کا درس دیا کریں۔ کیونکہ تزکیہ نفس کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ اور باوجودیکہ کاغذ اچھا متوسط درجہ کا لکھائی عمدہ چھپائی اعلےٰ حجم ۴۶۰ صفحہ سائز بڑا مگر اس پر بھی قیمت برائے نام یعنی قسم دوم غیر مجلد ۱۲؍ مجلد ۱؎ قسم اول غیر مجلد ۱؎ اور مجلد ۱؎ ۶؍
ہمیں توقع ہے۔ کہ اس بہترین روحانی تحفے کو دوست ہاتھوں ہاتھ خرید لیں گے۔ کیونکہ اس کی برائے نام قیمت کو دیکھتے ہوئے خیال ہے۔ کہ جلسہ کے بعد یہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گی۔ اور دوستوں کو

"تذکرہ"

کی طرح اس کیلئے بھی دوسرے ایڈیشن کیلئے صبر آزما انتظار کرنا پڑے گا۔

۲۔ ذکرِ حبیبؑ (صفحات تقریباً ۵۰۰)

یہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب نے کئی سال کی محنت اور تحقیق کے بعد لکھی ہے۔ جسے **بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان** بصرف زرکثیر چھپوا رہا ہے۔ چونکہ قبلہ مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پرانے صحابیوں میں سے ہیں۔ اور انہیں حضور کے پاس رہنے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی مخصوص اور دلربا طرز میں اپنے آقا کے چشمدید حالات قلم بند فرمائے ہیں۔ جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں علاوہ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعض مقالات ملفوظات اور تقریریں بھی جمع کی ہیں۔ جو حضور اپنی زندگی میں وقتاً فوقتاً ارشاد فرماتے رہے۔

یہی کیوں بلکہ بہت سے ایسے فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کس کس قسم کی سواری استعمال فرمایا کرتے تھے

کس قسم کے ممبر پر کھڑے ہو کر حضور تقریر فرماتے تھے۔ وہ کونسا مکان یا کمرہ تھا۔ جہاں حضور ذکر وفکر میں مشغول رہتے تھے۔

الغرض حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بڑی تلاش اور محنت کیساتھ ان تواریخی چیزوں کے فوٹو مہیا کئے ہیں۔ جنہوں نے کتاب کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جو دوست اپنے محبوب آقا کے حال اور قال سے واقف ہونا چاہتے ہیں۔ اور جو خدا کے مسیح اور اس کے حواریوں کی پُر لطف مجلسوں کے پُر کیف قصے سننا چاہتے ہیں۔ اور ذکر حبیبؑ پڑھکر وصل حبیب کے مزے لینا چاہتے ہیں۔ وہ ضرور بالضرور اس نادر اور معرکۃ الآرا تصنیف کو خریدیں۔ اس کے پڑھنے سے ایمان میں تازگی دل کو سکینت اور روح کو ایک پُر کیف معرفت نصیب ہوگی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ تزکیہ نفس کے خواہشمند اس دُرِّ بے بہا کو شوق کے ہاتھوں لیں گے۔ جس کا کاغذ اعلےٰ لکھائی خوشخط۔ چھپائی عمدہ۔ سرورق دیدہ زیب ۱۶ فوٹو۔ سائز بڑا (۲۰×۲۶/۸) ضخامت تقریباً ۵۰۰ صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت برائے نام یعنی قیمت قسم دوم غیر مجلد ۴ ار مجلد عہ قیمت قسم اعلےٰ غیر مجلد ۱۲ مجلد ۱۴

۳-احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی)

یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ معرکۃ الآرا مضمون ہے۔ جو مذاہب عالم کانفرنس ویمبلے (لندن) کیلئے لکھا گیا۔ اور جسے انگلستان کے سربرآوردہ اصحاب نے نہایت پسند کیا تھا۔ گذشتہ سال بکڈپو نے اس کو اردو میں شائع کیا تھا۔ اور اس کی قیمت بھی نہایت کم رکھی گئی تھی۔ مگر اس دفعہ اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ انگریزی ایڈیشن کی قیمت پہلے ساڑھے تین روپے تھی مگر اب محض عام اشاعت کی خاطر صرف آٹھ آنے (۸ر) رکھی گئی ہے۔

امید ہے۔ کہ اسلام کے شیدائی اور احمدیت کے پروانے حضرت صاحب کے اس ماسٹر آف پیس کی زیادہ سے زیادہ جلدیں خریدکر ہر مذہب وملت کے اہل علم اصحاب تک پہنچائینگے۔ اور اشاعت اسلام کا ثواب حاصل کرینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴- تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح

مصنفہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک ایک نہایت ہی محققانہ کتاب "تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح" لکھی ہے۔ جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ اگر احباب جماعت اپنے ہاں کے سمجھدار سلیم الطبع اور علم دوست غیر احمدیوں کو یہ تحفہ دیں۔ تو انشاء اللہ تبلیغ کیلئے نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوگی۔ اسمیں حضرت مسیح ناصری علیہ السّلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اور اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق پرانی عمارتوں۔ پرانی دستاویزوں۔ پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یورپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں مزید براں ۱۵ عدد عکسی فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزیّن کر دیا ہے۔ ۱۵ عدد فوٹو کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول بغیر جلد ۸ر اور مجلد ۱۰ر قسم دوم بغیر جلد ۶ر اور مجلد ۷ر توقع ہے کہ احمدی دوست اس نادر اور بہترین کتاب کے متعدد نسخے خرید کر اپنے ہاں کے غیر احمدی دوستوں کو تحفۃً دینگے۔ اور خود بھی پڑھیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔

ملک فضل حسین منیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھریا ۲۳ دسمبر۔ بھنگو را کی کوئلے کی کان کے دفعۃً دب جانے کی وجہ سے تین مزدور شدید طور پر مجروح ہوگئے۔ کان کے بیٹھ جانے کا حادثہ رات کے گیارہ بجے وقوع پذیر ہؤا۔ اور اس کے ساتھ ہی دفتر اور اس کے گرد و نواح کے چھوٹے چھوٹے گھر بھی بیٹھ گئے۔ کان کے بیٹھ جانے والا حصہ کئی سال سے متروک پڑا تھا۔ کانوں کے انسپکٹر نے اس جگہ کا معائنہ کرکے حکم دیا ہے کہ دو بیگھہ تک اس کے گرد باڑ لگا دی جائے۔

اوسلو ۲۳ دسمبر۔ معلوم ہؤا ہے کہ چونکہ ناروے میں ٹراٹسکی کے قیام کی اجازت کی تجدید نہیں کی جا رہی۔ اس لئے وہ پندرہ دن کے اندر اندر عازم میکسیکو ہو جائے گا۔ کیونکہ حکومت میکسیکو نے اسے وہاں رہنے کی اجازت دیدی ہے۔

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وادی ٹھیسو رہ میں ۲۲ و ۲۳ دسمبر کی درمیانی شب کو قبائلی لشکر نے برطانی کیمپ پر حملہ کر دیا اس حملہ میں میجر جے۔ ڈبلیو۔ ولیم ۲۔ پنجاب رجمنٹ اور دو ہندوستانی سپاہی ہلاک ہوئے۔ قبائل کے نقصان کے متعلق کوئی موثق اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

روما ۲۳ دسمبر۔ اطالوی پولیس نے راس کاسا کے دو باقی ماندہ بیٹوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ بعد ازاں انہیں قتل کر دیا گیا۔

ماسکو ۲۳ دسمبر۔ ۱۴ دسمبر کو ہسپانوی باغیوں نے ایک روسی جہاز غرق کر دیا تھا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سرکاری طور پر اس حادثہ کے متعلق کیا کارروائی کی جائے گی۔ لیکن عوام میں سخت جوش پھیل رہا ہے۔ ماسکو کے مزدوروں نے ایک بہت بھاری جلسہ منعقد کرکے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز روانہ کئے جائیں۔

الہ آباد ۲۳ دسمبر۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہؤا ہے کہ جس وقت مسٹر شاہ محمد سلیمان چیف جسٹس کو فیڈرل کورٹ کا جج مقرر کر دیا گیا۔ مسٹر جسٹس جے ایم تھوم سینئر جج الہ آباد ہائیکورٹ کو ان کی جگہ چیف جسٹس مقرر کیا جائے گا۔

میکسیکو ۲۳ دسمبر۔ میکسیکو میں ایک مقام پر کوئلے کی ایک کان میں زبردست دھماکہ ہؤا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس حادثہ میں کم از کم ۷۵ کان کن ہلاک ہوئے۔ بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کان کے حادثہ میں ۳۴ کان کن ہلاک اور ۳۲ زخمی ہوئے۔

میڈرڈ ۲۳ دسمبر۔ حکومت ہسپانیہ کا دعویٰ ہے کہ باغیوں کے حملوں کے جواب میں سرکاری فوجوں نے بھی حملے کئے۔ جن میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی اور انہوں نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا اور ۶ ٹینک ان کے ہاتھ آئے اور بہت سے باغیوں کو گرفتار کر لیا۔

کانگرس کیمپ ۲۴ دسمبر۔ آج صبح کانگرس کے صدر منتخب پنڈت جواہر لال نہرو دہوا سٹیشن پر پہنچے۔ ان کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ اور انہیں رتھ میں بٹھا کر کانگرس نگر میں پہنچایا گیا۔

لندن ۲۳ دسمبر۔ امپیریل ایرویز کا جدید ہوائی جہاز جو جمعہ کے دن ساؤتھمپٹن سے مصر روانہ ہؤا تھا۔ اسکندریہ سے ساؤتھمپٹن واپس آگیا ہے۔ اس طیارہ نے دو دنوں میں ۴ ہزار میل سفر طے کیا۔

امرتسر ۲۳ دسمبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۱ آنہ سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے کھانڈ ۷ روپے سے ۸ روپے ۴ تک گیاس ۶ روپے ۲ آنے روئی ۱۵ روپے ۹ آنے دیسی سونا ۳۵ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے ہے۔

لاہور ۲۳ دسمبر۔ ٹریبیون کے سینئر اسسٹنٹ ایڈیٹر پنڈت پیارے موہن

اشتہار نیلام بحکم عدالت العالیہ ہائیکورٹ لاہور

در معاملہ جائداد چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ لارنس روڈ لاہور

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جائداد متعلقہ چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ مفصلہ ذیل تاریخ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء و یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو بر سر موقعہ بوقت دس بجے صبح نیلام کی جائے گی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زر چہارم بر سر موقعہ نقد وصول کیا جائے گا۔ اور بقایا قیمت سات یوم کے اندر بعد منظوری عدالت العالیہ ہائی کورٹ لاہور وصول کی جاوے گی۔ اگر بولی دہندہ بعد منظوری عدالت العالیہ ہائی کورٹ لاہور بقایا قیمت ادا نہ کرے گا۔ تو زر چہارم ضبط تصور ہوگا۔ اور شرائط نیلام بر موقعہ سنائی جاویں گی اور تفصیل جائداد ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے پانچ بجے شام تک ہر روز حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ جائداد مختلف جگہوں پر واقعہ ہے۔ اس لئے ہر ایک جائداد کے بالمقابل تاریخ نیلام درج کر دی ہے۔

تفصیل جائداد	تاریخ نیلام
۱۔ پانچ عدد کوٹھیات واقعہ ریس کورس روڈ لاہور نمبر ۲۸۔ ۲۶۔ ۲۴۔ ۲۲۔ ۲۰	۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء
۲۔ پانچ عدد کوٹھیات واقعہ اپر مال لاہور کالج روڈ	۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء
۳۔ تین عدد کوٹھیات واقعہ لارنس روڈ لاہور و سفید زمین	۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء
۴۔ دو عدد کوٹھیات واقعہ ڈیوس روڈ لاہور و مارکیٹ ملحقہ شیش محل ڈیوس روڈ لاہور	یکم جنوری ۱۹۳۷ء

المشتہر:۔ خواجہ نذیر احمد سپیشل افیشل ریسیور صوبجات پنجاب و دہلی ۱۱۔ اے ایبٹ روڈ۔ لاہور

صرف پندرہ دن کیواسطے کٹ پیس کی

کرسمس ڈے رعائتی سیل

پندرہ ستمبر ۲۵ دسمبر تک

ہماری یہ رعائتی سیل صرف ۲۵ دسمبر تک رہے گی اگر آپ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اپنا آرڈر جلد روانہ کر دیں۔ .S. S. C سلکی مکس بنڈل وزن ۵ پونڈ قیمت ۳/۰ روپیہ اس بنڈل میں تمام کٹ پیس سلکی ہوں گے ایک گز سے چھ گز تک کریپ سلک پھولدار۔ کریپ سلک پلین رنگین۔ مورکین پھولدار۔ دل کی پیاس۔ آنکھ کا نشہ سلکی ٹافیٹہ پھولدار اور پلین قیمت ۵ پونڈ ۳/۰ روپیہ .F. C. C فینسی مکس بنڈل امبرولی۔ ریشمی۔ پپ ٹوڈیٹ جنٹلمین کے واسطے وزن ۵ پونڈ قیمت ۳/۰ روپیہ اس بنڈل میں زنانہ مردانہ دونوں قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ یعنی خالص گرم ولن سوٹنگ کلاتھ مردانہ سوٹ۔ لیڈی سوٹنگ سلکی کلاتھ۔ مورکین پھولدار۔ کریپ سلک پھولدار۔ جارجٹ سلکی پھولدار۔ پاپلین پھولدار برائے گون قمیض وغیرہ دل کی پیاس آنکھ کا نشہ۔ پاپلین مردانہ قمیض ٹکڑے ۲ گز سے ۹ گز قیمت ۵ پونڈ ۳/۰ روپیہ

نوٹ تمام خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔ نوٹ ضروری آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ چوتھائی قیمت پیشگی آنی بالکل ضروری ہے۔

خاص رعایت کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچ معاف ہوگا۔

منیجر ڈی۔ کے کٹ پیس سٹور ۱ کراچی کیمپ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظام کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ امسال دو جگہ انتظام کیا گیا ہے۔ دارالعلوم کا کچن دارالعلوم اور دار الرحمت کے مہمانوں کے لئے کھانا مہیا کرے گا اور دارالبرکات کا کچن محلہ دارالبرکات اور دارالفضل کے مہمانوں کے لئے

ہر سہ مقامات کے افسروں اور معاونین کے نشانات الگ الگ ہیں۔ اندرونی قصبہ کا نشان سبز ہے۔ بیرون قصبہ میں دارالعلوم کے لئے سُرخ اور دارالبرکات کے لئے زرد رنگ کا نشان ہے۔ آخر میں حضور اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ مولوی مصباح الدین صاحب افسر استقبال معہ معاونین موجود تھے۔ حضور نے پلیٹ فارم پر سٹیشن کے سٹاف سے انتظامات کے متعلق مختصر سی گفتگو فرمائی۔ اور پھر نور ہسپتال میں تشریف لے آئے۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال معہ دیگر ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کے موجود تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے انتظامات سے حضور کو مطلع کیا۔ ہسپتال کے نئے کوارٹرز کا جو آج کل زیر تعمیر ہیں۔ حضور نے معائنہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہسپتال کے لئے باہر کسی جگہ کم از کم دس ایکڑ زمین خریدی جائے۔ ورنہ شہر کی طرف ملحق زمین کا حصہ جو خالی پڑا ہے۔ خرید لیا جائے۔ تاکہ شہر کی وسعت کے ساتھ ہسپتال میں بھی وسعت ہو سکے۔ موجودہ جگہ آئندہ کے لئے ناکافی ہے۔

اس کے بعد حضور واپس تشریف لائے۔ پونے بارہ بجے یہ معائنہ ختم ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے آج احباب بہت بڑی تعداد میں تشریف لائے۔ روزانہ آنے والی گاڑیوں کے علاوہ شائع شدہ ٹائم ٹیبل کے مطابق سپیشل گاڑیاں بھی آئیں۔ اس دفعہ ہر قسم کے انتظامات پہلے کی نسبت زیادہ وسیع پیمانہ پر کئے گئے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک غیر احمدی کی درخواست دعا

اور اس کے متعلق جواب

لاہور سے ایک صاحب جنہوں نے اپنا پتہ "ایک مسلم نما کافر" لکھا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

"ہزاروں انسانوں کے واجب احترام بزرگ میں سنتا ہوں۔ کہ آپ کی ہر پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ اور آپ کی اور آپ کے پیروؤں کی ہر دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ کیا میں آپ سے توقع کر سکتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے بھی دعا فرما دیں گے۔ کہ خداوند کریم میری مشکلات کو آسان کرے۔ اور میری امید بر لائے۔

نوٹ:۔ الفضل کے روزانہ پڑھنے سے میں اس قسم کی درخواست پر مجبور ہوا ہوں گستاخی معاف فرما دیں۔ میری درخواست کی منظوری یا نامنظوری کی بابت اخبار الفضل میں اعلان فرما کر ممنون فرما دیں"۔

اس کا جواب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تحریر فرمایا کہ

"اللہ تعالےٰ آپ پر فضل فرمائے ہر دعا تو بندہ کی کیا سنی جائیگی۔ سنتا آقا کی مرضی پر ہے۔ مگر وہ اکثر اپنے بندہ کی سنتا اور رحم کرتا ہے"۔

ناظر بیت المال کا ایک نہایت ضروری اعلان

میں جماعتوں کے تمام سکرٹریان مال اور پریذیڈنٹ یا امراء صاحبان کے ساتھ جو جلسہ پر تشریف لائے ہوں ایک خاص ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ اس غرض کے لئے ۲۷ دسمبر کی رات بوقت ۸½ بجے مسجد اقصےٰ کا مقام تجویز کرتا ہوں۔ لہٰذا مندرجہ بالا تمام عہدہ داران سے التماس ہے۔ کہ چونکہ مجوزہ اجلاس نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اس لئے سب احباب وقت مقررہ پر مسجد اقصےٰ میں تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ اگر کوئی خاص امر مانع نہ ہوا تو امید ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شمولیت فرمائیں گے۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

ایک نہایت ضروری احتیاط

قادیان ۲۴ دسمبر۔ آج شام کے وقت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ ایک دوست کے مکان پر تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ایک مہمان احمدی بھائی شوقِ محبت سے مصافحہ کرنے کے لئے حضور کی طرف بڑھے۔ ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اور مصافحہ کرتے وقت لاٹھی کی نوک حضور کی آنکھ پر جا لگی۔ مگر آنکھ پر دباؤ ڈالنے کی بجائے پھسل کر ماتھے پر چلی گئی۔ اور اس طرح حضور کی آنکھ بفضل خدا محفوظ رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

احباب کو چاہئیے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے مصافحہ کرتے وقت پوری احتیاط سے کام لیں۔ اور کوئی ایسی چیز ہاتھ میں یا بغل میں نہ رکھیں جس کے لگنے کا خطرہ ہو۔ خاکسار (ڈاکٹر) حشمت اللہ

مبلغین کا جلسہ

۲۴ دسمبر۔ آج زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت مسجد اقصےٰ میں جلسہ مبلغین منعقد ہوا۔ جس میں حافظ محمد رمضان صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ ملک رحمت اللہ صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے مختلف مواضیع پر تقریریں کیں۔ اسی طرح کل بروز جمعہ مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت مولانا مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ بلاد عربیہ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ نیز اسی روز بعد نماز عشاء زیر صدارت مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں خان صاحب ذو الفقار علی خان صاحب بھی ذکر حبیب پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب کرام مہربانی فرما کر وقت مقررہ پر تشریف لاکر مستفید ہوں۔ خاکسار غلام احمد ارشد

"انصار سلطان القلم" کا اہم اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم کا ایک اہم اجلاس ۲۹ دسمبر ۱۹۳۶ء کو صبح ۸½ بجے مسجد اقصےٰ میں انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ جس میں ارکان مجلس کے علاوہ وہ احباب بھی شریک ہو سکتے ہیں جو مجلس کے رکن بننا چاہتے ہوں:

خالد بی۔ اے (آنرز) سکرٹری انصار سلطان القلم قادیان

احباب رحمت فرمائیں

قیمت

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۶ء سے ۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے یا جن کے نام ۱۹۳۶ء کا بقایا ہے وہ اپنا چندہ جلسہ سالانہ پر ادا فرمائیں تاکہ انہیں وی۔ پی کا زائد خرچ نہ اٹھانا پڑے۔ مینیجر

454

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ شوال ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا ماٹو کیا ہونا چاہیئے؟

ہمارا ماٹو لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ محمّد رّسول اللّٰہ ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء بمقام دھرمسالہ

(مرتبہ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا چونکہ دو دن سے مجھے گلے کے درد کی شکایت ہے۔ اس لئے میں آج کے خطبہ میں

ایک چھوٹا سا مضمون

بیان کرنا چاہتا ہوں:۔

پچھلے جمعہ میں نے "الفضل" میں ایک دلچسپ بحث دیکھی۔ اور وہ یہ کہ

جماعت احمدیہ کا ماٹو کیا ہونا چاہئے

اس مضمون پر دو دوستوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جو اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔

اور یہ دونوں اصحاب میرے ماموں ہیں۔ اسی ماٹو کے بارہ میں ایک تیسرا مضمون بھی میری نظر سے گزرا ہے۔ جس کے بارہ میں مجھے ابھی تک یہ علم نہیں ہے۔ کہ وہ اخبار میں بھی شائع ہوا ہے۔ یا نہیں؟

ماٹو کے بارہ میں جو دو مضمون اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک مضمون میں تو یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہمارا ماٹو

"فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ"

ہونا چاہیئے۔ اور دوسرے مضمون میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ہمارا مطمح نظر جس کو دوسرے الفاظ میں ماٹو کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا"

ہونا چاہیئے:۔

بہر حال یہ ایک قدرتی امر ہے۔ کہ ہر قوم کے لئے کوئی نہ کوئی مطمح نظر ضرور ہوتا ہے۔ اور قدرتی طور پر سب قومیں اپنے اپنے ماٹو کو اپنے سامنے رکھتی ہیں۔

اور اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ مطمح نظر کا اصول یہ ہے۔ کہ جس غرض کے لئے کوئی قوم یا انجمن بنی ہے۔ وہ قوم یا انجمن اس غرض اور مقصد کو ہر وقت اپنے سامنے رکھے:۔

جس وقت فرانس کے بادشاہوں کے خلاف بغاوت ہوئی۔ تو باغیوں کا مطمح نظر یہ تھا۔ کہ ہم نے

حریت۔ مساوات اور اخوت

کو حاصل کر کے رہنا ہے۔ اور اس مضمون کے بورڈ لکھ لکھ کر انہوں نے مختلف مقامات پر لگا دیئے تھے۔ اور اپنی تقریروں میں بھی وہ ان باتوں پر زور دیتے تھے۔ اور بازاروں میں پھر پھر کر لوگوں کو اپنے اس مطمح نظر کی طرف توجہ دلاتے تھے:۔

انگلستان کی تاریخ

سے بھی یہ بات صاف طور پر معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب بھی وہاں اختلاف پیدا ہوا۔ تو جو قوم بھی اٹھی ہے۔ اس نے اپنے لئے ضرور کوئی نہ کوئی ماٹو تجویز کیا ہے۔ جس کو وہ اپنے سامنے رکھتی تھی:۔

پس تمام سوسائیٹیاں اور انجمنیں یہ بتانے کے لئے کہ ہم کو دوسری قوموں سے کیا امتیاز ہے اپنے لئے ایک خاص مطمح نظر تجویز کر لیتی ہیں کوئی انجمن یہ قرار دے لیتی ہے۔ کہ

اخلاق کی درستی

انکے نزدیک سب سے بالا ہے۔ کوئی قوم یہ کہتی ہے۔ کہ سب سے مقدم تعلیم کی ترقی ہے۔ کوئی سوسائٹی اپنا نصب العین یہ ٹھہرا لیتی ہے۔ کہ ہم نے آزادی کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس کے بغیر ہماری زندگی زندگی کہلانے کی مستحق ہی نہیں۔ غرضیکہ کوئی انجمن سیاسی ہوتی ہے۔ کوئی تعلیمی۔ اور ہر ایک نے اپنے لئے کوئی نہ کوئی ماٹو تجویز کر رکھا ہوتا ہے۔ اور وہ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ کہ جس بات کے لئے ہماری جماعت قائم ہوئی ہے

لہ یہ خطبہ دھرم سالہ کا ہے۔ ایک دوست نے جن کو لکھنے کی مشق نہ تھی۔ لکھا ہے۔ اس وجہ سے کئی جگہ مضمون حذف ہو گیا ہے میں نے کسی قدر اصلاح کر دی ہے۔ اور اس خیال سے کہ تھوڑا بالکل نہ ہونے سے اچھا ہوتا ہے۔ اسے شائع کرنے کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ بہر حال یہ دوست شکریہ کے مستحق ہیں۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور اس بات کو اپنی جماعت کے سامنے بھی ہر وقت موجود رکھنا ہے ؛

دنیا میں

ہزاروں قسم کی نیکیاں

ہیں۔ اگر ہم ان میں سے ایک نیکی کو چن لیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دوسری نیکیاں اس قابل نہیں۔ کہ ان کے حصول کی کوشش کی جائے۔ اور صرف یہ ایک نیکی جس کو ہم اختیار کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ اس قابل ہے کہ اس کو اختیار کیا جائے۔ بلکہ مطلب صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں فلاں نیکی کا حاصل کرنا ہمارے لئے ذرا

دقّت طلب سی بات

ہے۔ لیکن اس نیکی کے حصول میں ہم کو چند در چند سہولتیں ہیں۔ اس لئے ہم اس کی طرف اپنی توجہ کو زیادہ مبذول کرتے ہیں ؛

اسی اصول کے ماتحت جس قوم کو تعلیم سے دلچسپی ہوتی ہے۔ وُہ تعلیم کو اور جس قوم کو

نظام سے دلچسپی

ہوتی ہے۔ وُہ نظام کو اپنا ماٹو قرار دے لیتی ہے۔ اور جس قوم کو مثلاً صحت سے دلچسپی ہے۔ وُہ ورزش کو اپنا ماٹو قرار دے لے گی۔ غرضیکہ جس جس کام سے کسی قوم کو دلچسپی ہوتی ہے۔ وُہ اسی کو اپنا ماٹو قرار دے کر اس کو اختیار کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتی ہے اور اس کوشش کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ باقی کاموں سے اس قوم کو نفرت ہے۔ بلکہ صرف یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اس کام کی طرف اس قوم کا زیادہ میلان ہے۔ اس لحاظ سے کوئی بھی

اچھا ماٹو

کوئی قوم رکھے۔ وُہ اس کے لئے نیکی ہوگا۔ اور بعض ماٹو ایسے بھی ہیں جو آپس میں اشتراک رکھتے ہیں۔ مثلاً یہ ماٹو کہ خدا کی اطاعت کرو۔ اور یہ ماٹو کہ نیکیوں میں ترقی کرو۔ درحقیقت ایک ہی ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ

خدا کی اطاعت کے بغیر نیکیوں کا حصُول محال ہے

اور اسی طرح جو شخص نیک ہی نہیں ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کا مطیع کس طرح کہلا سکتا ہے۔ اسی طرح مثلاً یہ ماٹو کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اور یہ ماٹو کہ میں نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کروں گا۔ دونوں گو ایک نہ ہوں۔ مگر آپس میں

بہت مشابہ

ہیں۔ اور دونوں ایک حد تک ایک دوسرے کے اندر آ جاتے ہیں۔ پس یہ ساری نیکیاں ہی اچھی ہیں۔ اور ہم کو ان کے حصول کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے ؛

لیکن جب میں نے ماٹو کے بارہ میں یہ مضامین "الفضل" میں پڑھے۔ تو مجھے

ایک یہودی کا قصّہ

یاد آگیا۔ کہ ایک دفعہ ایک یہودی حضرت عمرؓ سے باتیں کر رہا تھا۔ کہ دوران گفتگو میں کہنے لگا۔ ہم تو آپ لوگوں پر سخت حسد رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو ہم پر کس بات کا حسد آتا ہے۔ وُہ یہودی کہنے لگا۔ کہ مجھے اس بات کا حسد ہے۔ کہ آپ کے اسلام میں یہ ایک خاص خوبی ہے۔ کہ دنیا کی کوئی بات ایسی نہیں ہے۔ جس کے بارہ میں آپ کے اسلام کے اندر احکام موجود نہ ہوں۔ حتیٰ کہ آپ کے اسلام نے تو پاخانہ اور پیشاب کرنے اور کھانا کھانے اور پانی پینے تک کے لیے سبھی احکام بتلا دیئے ہیں۔ کہ فلاں فلاں کام کرو۔ تو اس طور پر کرو۔ اسی طرح شادی بیاہ کے بارہ میں بتلا دیا۔ کہ اس اس طرح پر کرو۔ غرضکہ کوئی بات ایسی نہیں ہے۔ جس کے بارہ میں اسلام کے اندر احکام اور مسائل موجود نہ ہوں۔ ہم کو آپ کے مذہب پر اس بات کا حسد ہے۔ کہ یہ کس قدر

وسیع مذہب

ہے۔ لیکن ہمارے مذہب میں یہ بات ہرگز موجود نہیں ہے ؛

اس واقعہ کو مدّنظر رکھو تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی کسی ایک بات کو بطور ماٹو چننا درست نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی تو ہر بات ہی ایسی ہے۔ جو ماٹو بنانے کے قابل ہے۔ پس فاستبقوا الخیرات بھی ایک نہایت عمدہ ماٹو ہے۔ اسی طرح یہ ماٹو کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" بھی بہت عمدہ ہے۔ اور اس کی طرف بھی قرآن مجید میں اشارہ موجود ہے۔ اور وُہ اس آیت میں ہے۔ کہ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى یعنے نادان لوگ

دنیا کو دین پر مقدم

کرتے ہیں۔ حالانکہ آخرۃ یعنے دین کی زندگی کا نتیجہ دنیوی زندگی سے اعلےٰ اور دیرپا ہے۔ پس اسے دنیا پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ۔ یہ تعلیم ہم آج نہیں دے رہے۔ یہ تعلیم سب انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ اور ابراہیم کی وحیوں میں بھی اس پر زور دیا گیا تھا۔

قرآن مجید کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ جو اس مضمون کو ادا کرتی ہیں پس یہ اعلےٰ تعلیم ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ

قرآن کریم کی وُہ کونسی تعلیم ہے جو ماٹو نہ بن سکے

میں تو اس کے جس حکم پر نظر ڈالتا ہوں وہی جاذب توجہ نظر آتا ہے۔ اور دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔ کہ میں اپنے محبوب کے جس حصے پر نگاہ ڈالتا ہوں۔ ؎

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست

یعنے محبوب کے چہرہ کا ہر حصہ کہتا ہے کہ بس خوبصورتی کا مقام اگر کوئی دنیا میں ہے تو یہی ہے بس تو یہیں ٹھہر جا۔ اس تمہید کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا زمانہ

ظهر الفساد في البر والبحر

کا مصداق تھا دنیا کی کوئی چیز ایسی نہ رہی تھی۔ جس میں خرابی نہ آگئی ہو۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ظل ہے۔ اور اس زمانہ میں بھی ہر قسم کی خرابیاں بدرجہ کمال پائی جاتی ہیں۔ اس لئے آج مذہب کی بھی ضرورت ہے۔ اخلاق کے تمام اقسام کی بھی ضرورت ہے۔ دنیا کی ہر خوبی اور ترقی کی بھی ضرورت ہے۔ جہاں لوگوں کے دلوں سے خدا تعالےٰ پر ایمان اٹھ گیا ہے۔ وہاں اخلاق فاضلہ بھی اٹھ گئے ہیں۔ اور حقیقی دنیوی ترقی بھی مٹ گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت جسے لوگ ترقی کہتے ہیں۔ وہ

نفسانیت کا ایک مظاہرہ

ہے۔ اور دنیا کی ترقی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ اس سے ایک حصہ دنیا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور دوسرے کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ پس ایسے وقت میں ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی فلاں آیت پر ہمیں خاص طور پر عمل کرنا چاہیئے اور فلاں کی طرف کم توجہ کی ضرورت ہے نہیں بلکہ قرآن مجید کی ہر آیت ہی اس قابل ہے۔ کہ انسان اس کو اپنا

مطمح نظر اور نصب العین

بنائے۔ خصوصاً اس زمانہ میں کہ ہر آیت ہی کی طرف سے لوگوں کو بے رغبتی ہے مگر ایسے دن نہ بھی ہوں۔ تب بھی قرآن کریم کی کسی آیت کا چن لینا انسان کے لئے ناممکن ہے۔ کیونکہ اس کی ہر ایک آیت

بے شمار خوبیوں کی جامع

ہے۔ اور ہر آیت پر انسان یہ خیال کرے کہ اس سے بڑھ کر بھلا اور کونسی آیت ہوگی۔ حیرت میں پڑ کر وہیں کھڑا کا کھڑا رہ جاتا ہے۔ پس اس صورت میں کہ قرآن مجید کی ایک ایک آیت تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ ہم کس آیت کو اپنا ماٹو قرار دیں۔ اور کس کو اپنا ماٹو قرار نہ دیں۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک ہی ہمارا ماٹو ہے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجیح کی کیا وجہ ہے؟

ہم کو تو اب خود کسی ماٹو کے تجویز کرنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی جبکہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے سارے قرآن کو ماٹو مقرر کر دیا ہے۔ لیکن اگر ایک

مختصر ماٹو

ہی کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے تجویز کر دیا ہے۔ اور وہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہے۔ یہ جملہ درحقیقت قرآن کریم سے ہی اخذ کیا گیا ہے۔ اور قرآن مجید کے سب مضامین کا حامل ہے۔ گویا یہ تمام

قرآن مجید کا خلاصہ

ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ تمام تعلیمیں۔ اور تمام اعلےٰ مقاصد توحید کے ساتھ ہی تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح بندوں کے آپس کے تعلقات۔ اور بندہ کے خدا تعالیٰ سے تعلقات توحید کے اندر آجاتے ہیں۔

توحید کے معنی

ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ایک ہے۔ اور جس طرح سورج بغیر آنکھ کے نظر نہیں آسکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ایک خاص آنکھ کے بغیر نظر نہیں آسکتا۔ اور وہ آنکھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ہی لا الٰہ الا اللہ دنیا کو نظر آسکتا ہے۔ اور اسی حکمت کی وجہ سے لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر توحید کا سمجھنا ہی محال ہے

گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ایسی دوربین ہیں۔ جس سے توحید دیکھی جاسکتی ہے۔

پس یہ لا الٰہ الا اللہ ایسی آیت ہے کہ اس میں بقرہ۔ آل عمران نساء وغیرہ سب سورتیں شامل ہیں اور الحمد سے لے کر والناس تک کا کوئی مضمون اس سے باہر نہیں۔ لیکن توحید ایسی باریک چیز ہے۔ کہ اس کو ہر ایک نظر نہیں دیکھ سکتی۔ ہاں

ایک عینک

ہے۔ کہ اگر اس کو انسان اپنی آنکھوں پر لگائے۔ تو وہ توحید نظر آنے لگتی ہے۔ اور وہ عینک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک ہے اور اس میں کون شبہ کر سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ہی دنیا میں توحید قائم ہوئی۔ ورنہ آپ کی بعثت سے قبل تو بعض لوگوں نے حضرت عزیرؑ کو بعض نے حضرت مسیحؑ کو خدا کا بیٹا بنا رکھا تھا۔ بعض لوگ

ملائکہ کو معبود

بنائے بیٹھے تھے۔ اور ایسے خطرناک زمانہ میں جس میں گویا سب کی آنکھیں کمزور ہو رہی تھیں۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عینک لگانے سے ہی لوگوں کو توحید نظر آئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل۔ اور حضورؐ کے زمانہ میں لاکھوں فلاسفر موجود تھے۔ لیکن کسی کو توحید کے عَلَم کو بلند کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ بلکہ اس کے برعکس فلسفیوں نے جو کچھ پیش کیا۔ وہ

شرک سے پُر

تھا۔ پس حقیقت یہی ہے۔ کہ

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے ہی دنیا میں توحید قائم ہوئی۔ اور یہی لا الٰہ الا اللہ ایسا ماٹو ہے جس کو ہم اپنی اذانوں میں بلند آواز سے بیان کرتے ہیں۔ اور جب کسی شخص کو اسلام میں لایا جاتا ہے۔ تو اس سے یہی لا الٰہ الا اللہ کہلوایا جاتا ہے۔ کیونکہ حقیقی اسلام اسی کا نام ہے۔ اور باقی

تشریحات اور تفصیلات

ہیں۔ جو ساتھ چسپان کر دی جاتی ہیں۔ اور اگر کسی شخص میں دینی کمزوری پیدا ہوتی نظر آتی ہے۔ تو اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ اس کے سامنے سے ہٹ گیا ہوتا ہے۔ ورنہ لا الٰہ الا اللہ کے سامنے موجود ہونے سے انسان

دینی کمزوریوں سے محفوظ

ہو جاتا ہے۔ اور جب لا الٰہ الا اللہ آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ تو زید کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے عمر کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے۔ اور بکر کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد

کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ تم کس طرح کہتے ہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر بھی توحید حاصل ہو سکتی ہے۔ جبکہ توحید کو انسان رسالت کے بغیر سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اور خصوصاً کامل توحید کے لئے

رسالتِ کامل

یعنے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا سمجھنا ضروری ہے۔

غرض جب تک انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بالکل محو نہ ہو جائے۔ توحیدِ کامل کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ اس کے تفصیلی علوم یعنے قرآنِ کریم کو سمجھ سکتا ہے۔ وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محو ہو کر توحید کو نہیں سمجھتے۔ باوجود عقل کے شرک میں مبتلا رہتے ہیں۔ جیسے کہ مسیحی ہندو۔ یہودی وغیرہ ہیں۔ اور اسی طرح بہت سے مسلمان کہلانے والے جو پیروں اور فقیروں کو ہی اپنا خدا بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ایک ہمشیرہ نے

ایک فقیر کی بیعت

کی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اس کو کہا۔ کہ اپنے پیر صاحب سے جاکر یہ پوچھو۔ کہ آپ کی

بیعت سے مجھے کیا فائدہ ہے

وہ اس فقیر سے پوچھنے گئیں۔ جب واپس آئیں۔ تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ سناؤ۔ کیا جواب ملا۔ کہنے لگیں۔ کہ پیر صاحب خفا ہو کر بولے کہ تجھے یہ سوال ضرور مولوی نورالدین صاحبؓ نے ہی سمجھایا ہوگا۔ جاکر اُن سے کہدے۔ کہ ہماری بیعت میں آنے سے ہمارے مریدوں کو یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ قیامت کے روز جب ہمارے مریدوں سے خدا تعالیٰ

حساب لینے لگے گا

تو ہم آگے بڑھ کر کہہ دیں گے۔ کہ ان کا حساب ہم سے لینا۔ ان سے نہ پوچھو۔ اس کے بعد مرید تو دوڑ کر جنت میں جا داخل ہوں گے اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ کیا ہمارے باپ

امام حسینؓ کی قربانی

کافی نہ تھی۔ کہ اب ہمیں دق کیا جاتا ہے۔ پس اس پر خدا تعالیٰ خاموش ہو جائے گا اور ہم جنت میں چلے جائیں گے۔

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت نیز عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ۔ نقشے و اندازے بنوانا۔ نگرانی کا بندوبست و نیز وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائیگا

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجنیئرس

محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سب

لغو خیالات

اسی لئے پیدا ہوئے ہیں۔ کہ لوگوں نے خدا تعالےٰ کو محمد رسول اللہ میں ہو کر نہیں دیکھا۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کو محمد رسول اللہ کی عینک میں سے دیکھتے تو اس کی ایسی بری صورت انہیں نظر نہ آتی۔ اور توحید سے دور نہ جا پڑتے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر توحید انسان پر کھل ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محو ہو گئے اور ان میں محو ہونے کے بعد قرآن مجید پر غور کیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن مجید میں سے یہ نظر آ گیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ اور ان کو زندہ ماننا شرک ہے۔ حضور سے قبل

لاکھوں عالم اور فقیہہ

موجود تھے۔ لیکن کسی کو قرآن مجید میں یہ بات نظر نہ آئی۔ بلکہ وہ تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی طرف خدا تعالےٰ کی اکثر صفات نہایت شد و مد سے منسوب کرتے تھے۔ مثلاً وہ اب تک آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ وہ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ ان کو غیب کا علم تھا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ایک احمدی بچہ بھی اس عقیدہ پر قائم رہنا گوارا نہیں کر سکتا۔ اور وہ نہایت قوی

عقلی و نقلی دلائل

سے اس کو باطل کر سکتا ہے۔ یہ بات اس احمدی بچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور حضرت مسیح موعودؑ میں وہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا اور محو ہونے سے آئی۔ پس جب حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نور لیا۔ اور اس نور کو دنیا میں پھیلایا۔ تو شرک کی ظلمت اس نور کے آنے سے کافور ہو گئی۔ اور علاوہ اس ایک بات کے اور بھی ہزاروں شرک کی باتیں حضور نے لوگوں کو دکھائیں۔ کہ وہ ان سے پرہیز کریں۔ لیکن یہی باتیں اس زمانہ کے مشہور علماء اور فقہا کی نظر سے اب تک اوجھل ہیں۔ اس کی صرف یہ وجہ ہے۔ کہ وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں محو نہیں ہوئے۔ اس لئے اس نعمت سے محروم رہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے ہی اس زمانہ کے لوگوں کو

لا الٰہ الا اللہ کا جلوہ

دکھلایا۔ اور یہی تو ایک چیز ہے۔ جو اسلام کا لب لباب ہے۔ اور جس کا ہر کامل موحد میں پایا جانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ باقی تفصیلات ہیں۔ اور وہ مختلف آدمیوں کے لئے مختلف شکلوں میں بدلتی چلی جاتی ہیں جیسے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے سب سے بڑی نیکی بتائیں۔ حضور نے فرمایا ماں کی خدمت کیا کر۔ اس کے بعد کسی اور موقعہ پر ایک اور شخص آیا۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے

سب سے بڑی نیکی

بتائیں۔ حضور نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ کیا کر۔ ایک اور شخص نے سب سے بڑی نیکی دریافت کی۔ تو حضور نے اس کو تہجد بتلائی۔

نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضور نے متضاد باتیں بتلائیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان باتوں میں تضاد قطعاً نہیں۔ بلکہ وہ تینوں اشخاص

تین مختلف امراض

میں مبتلا تھے۔ پس ان کے علاج بھی مختلف ہی ہونے چاہئے تھے۔ ایک کو ماں کی خدمت نہ کرنے کی مرض تھی حضور نے اس کے لئے سب سے بڑی نیکی ماں کی خدمت قرار دی۔ دوسرا شخص جہاد فی سبیل اللہ میں سست تھا۔ اس کو جہاد فی سبیل اللہ سب سے بڑی نیکی بتلائی گئی۔ اور تیسرا شخص تہجد کی ادائیگی میں کمزور تھا۔ اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دیا۔ کہ تیرے لئے سب سے بڑی نیکی تہجد ہی ہے۔ کیونکہ تو اس سے محروم ہے۔ الغرض تفصیلات ہر انسان کے لئے بدلتی رہتی ہیں۔ مگر

لا الٰہ الا اللہ سب کے لئے یکساں ہے

یہ ہرگز نہیں بدلتا۔ کسی کو سورہ بقرہ فائدہ دیتی ہے۔ کسی کو آل عمران کسی کو کوئی اور سورۃ یا آیت۔ مگر لا الٰہ الا اللہ سب کو یکساں طور پر فائدہ پہونچاتا ہے۔ گویا قرآن مجید کی تمام آیات اپنے اپنے مقام پر بہت عمدہ اور مفید ہیں۔ لیکن لا الٰہ الا اللہ

سب پر حاوی

اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اور اس کی مثال یوں سمجھ لو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنے میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کے پیچھے بھی تم چلو گے۔ وہ تم کو سیدھے راستہ پر ڈال دے گا۔ پس صحابہ کرام تو ستارے تھے۔ لیکن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عالم روحانی تھے

جس کے اندر ہی یہ سب روحانی ستارے بھی آ جاتے ہیں۔ یہ روحانی ستارے اپنی اپنی جگہ پر تو بہت عمدہ تھے لیکن روحانی سورج سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا الغرض ہمارے سامنے خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ ماٹو لا الٰہ الا اللہ تو موجود ہے۔ لیکن لوگ اسلام کے اس ماٹو کو بھول گئے ہیں۔ اور آجکل کے واعظ اپنے وعظوں میں توحید کا نام تک نہیں آنے دیتے۔ بلکہ اِدھر اُدھر کی غیر ضروری باتوں کے بیان کرنے میں اپنا

قیمتی وقت ضائع

کر دیتے ہیں۔ حالانکہ توحید کی ضرورت انسان کے ہر ایک کام میں رہتی ہے حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سونے کے وقت اور وضو کے وقت بھی توحید کا اقرار فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ توحید صرف اس امر کا نام نہیں۔ کہ انسان بت پرستی نہ کرے یا کسی شخص کو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں زندہ نہ مانے۔ یا کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے۔ بلکہ دنیا کے ہر ایک کام میں توحید کا تعلق ہے کیونکہ جب بھی کسی انسان کو دنیا کے کسی کام پر ذرہ بھر بھروسہ اور اتکال ہو گیا۔ تو وہ انسان شرک کے مقام پر جا ٹھہرا۔ اور اس کے

موحد ہونے کا دعوےٰ باطل ہو گیا

کیونکہ توحید کی لازمی شرط یہی ہے کہ انسان صرف خدا تعالےٰ کی ذات پر ہی اتکال رکھے۔ کیونکہ توحید کے معنی ہی یہ ہیں۔ کہ ہر ایک کام میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی انسان کی نظر صرف ایک خدا کی طرف اٹھے۔ جہاں اس کی نظر ماسویٰ اللہ کی طرف بلند ہوئی اس میں شرک آ گیا۔ حتےٰ کہ انسان کو ہر قدم پر سوچنا پڑتا ہے۔ کہ کہیں میں شرک تو نہیں کر رہا۔ یہاں تک کہ جب آدمی پانی پیتا ہے۔ اور کھانا کھاتا ہے۔ تو اس وقت بھی دیکھتا ہے۔ کہ کہیں میں اس کام میں شرک تو نہیں کر رہا۔

پس اپنی جگہ پر فاستبقوا الخیرات بہت عمدہ ماٹو ہے اور اسی طرح "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" بھی بہت اچھا ماٹو ہے۔ لیکن کامل موحد بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان کی نظر سے ہر ایک چیز غائب ہو جائے۔ اور ماسویٰ اللہ اس کے لئے کالعدم ہو جائیں حتیٰ کہ انسان خود بھی غائب ہو جائے اور اس کو اگر نظر آئے تو صرف خدا تعالےٰ کی ذات نظر آئے۔

پس

اپنی اپنی جگہ پر تمام چیزیں اچھی ہیں

اگر کوئی جماعت ہے کہ ہمارا نصب العین نظر یہی ہے کہ ہم لوگوں کو نیکی کی تحریک کیا کریں گے۔ تو یہ اچھی بات ہے۔ اگر کوئی جماعت کہے کہ ہمارا نصب العین فاستبقوا الخیرات ہے۔ تو یہ بھی اچھی بات ہے۔ اور اگر کوئی کسی اور اچھی بات کو اپنا ماٹو قرار دے۔ تو اسکو بھی یہ حق حاصل ہے لیکن نبوت کے حقیقی متبع کا ماٹو اس زمانہ میں صرف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے

456
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر کمال کا مطالبہ

کیا جاتا ہے۔ اور سب کمال صرف اسی کلمہ میں آتے ہیں۔ مثلاً فاستبقوا الخیرات کو لیلو۔ اس استباق اور خیرات کے معنی ہم کہاں سے معلوم کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا کے فقرہ میں دین اور دنیا اور مقدم کرنا تینوں مضمون بھی تشریح کے محتاج ہیں۔ کئی لوگ دین کو دنیا اور کئی دنیا کو دین قرار دیتے ہیں۔ کئی

مقدم کی تشریح میں اختلاف

رکھتے ہیں۔ لیکن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمیں صرف کمال کا نقطہ ہی نہیں بتاتا۔ بلکہ تشریح اور توضیح کے حصول کا ذریعہ بھی بتاتا ہے۔ وہ ایک سو نیکیوں کی جامع لیکن توحید کی طرف ہمیں بلاتا ہے۔ دوسری طرف توحید کے سمجھنے میں جو دقتیں پیش آسکتی ہیں۔ ان کے حل کرنے کا طریق ہمیں بتا دیتا ہے۔

غرض جس نے محمد رسول اللہ کو سمجھ لیا اس نے خدا تعالےٰ کو سمجھ لیا۔ اور جس نے خدا تعالےٰ کو سمجھ لیا اس نے سب ہی کچھ سمجھ لیا۔ کیونکہ شرک ہی تمام بدیوں۔ غفلتوں اور گناہوں کی جڑ ہے۔ اور توحید پر قائم ہونے کے بعد انسان میں اخلاق علم۔ عرفان۔ تمدن سیاست حدۃ نظر و حذق یعنی فنون میں کمال سب ہی کچھ آجاتا ہے۔ کیونکہ

اللہ تعالےٰ کا نور ایک تریاق ہے

جو تمام امراض کا واحد علاج ہے۔ جس طرح تریاق کے میسر آنے پر مرض کافور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا نور جب انسان میں آجاتا ہے۔ تو اس کے پاس سے تمام امراض روحانی بھاگ جاتے ہیں۔

پس

ہمارا ماٹو

جو خود خدا تعالےٰ نے مقرر فرما دیا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ ہی ہے۔ باقی تفصیلات ہیں۔ اور وعظ کے طور پر کام آسکتی ہیں

اور وہ سب لا الٰہ الا اللہ میں شامل ہیں گویا لا الٰہ الا اللہ ایک جامع اجمال ہے اور ماٹو اجمال کا ہی نام ہے۔

اس زمانہ میں چونکہ دجال اپنی پوری طاقت کے ساتھ دنیا میں رونما ہے۔ اور اس کا نصب العین یہ ہے۔ کہ میں دنیا کو دین پر مقدم رکھوں گا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کے مقابل پر یہ کہیں کہ تم تو دنیا کو دین پر مقدم کرتے ہو۔ لیکن

ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے

اور چونکہ ہم نے دجالی فتنہ کا قلع قمع کرنا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام کی بناء پر شرائط بیعت میں ایک یہ شرط بھی رکھی ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ اس معاملہ میں دجال سے ہمارا سخت مقابلہ پڑے گا۔ وہ دنیا کو دین پر مقدم کر کے دکھلائیگا۔ اور ہم اس کے جواب میں دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھلائیں گے۔

دجال کا مقصد

دنیا دی آرام کو حاصل کرنا ہوگا۔ لیکن ہم دین کی راہ میں مصائب کا آنا ایک نعمت تصور کرینگے۔ لیکن اگر ہم کو خدا تعالےٰ دنیا دی آرام بھی دے دے تو یہ کوئی بری بات نہیں۔

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا۔ کہ مجھے

قیصر و کسرےٰ کے خزانے

دئے گئے ہیں۔ تو اگر خزانوں کا ملنا بُری بات ہوتی تو حضور کو کیا (نعوذ باللہ) بُری چیز دی گئی۔ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ ہم دنیا کے تابع نہ ہو جائیں۔ بلکہ دنیا کو اپنے ماتحت اور تابع رکھیں۔ اور اس کو اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیں۔ بلکہ ہم اس پر سوار رہیں۔ ورنہ ہماری مثال اس مراثی کی سی ہوگی جس نے دعا کی تھی۔ کہ اے سخی سرور مجھے کوئی جانور سواری کیلئے

دے۔ ابھی وہ چلا جا رہا تھا۔ کہ اس کو

ایک گاؤں کا رئیس

مل گیا جس کی گھوڑی نے راستے میں ہی بچہ دے دیا تھا۔ اس رئیس نے جب مراثی کو دیکھا۔ تو کہا کہ میری گھوڑی کے بچے کو اٹھا کر شہر لے چل۔ یہ عجیب معاملہ دیکھکر مراثی بول اٹھا۔ واہ سخی سرور! تو بھی الٹی ہی سمجھ کا مالک ہے۔ تجھ سے تو میں نے جانور سواری کے لئے مانگا تھا۔ تو نے اٹھانے کیلئے دے دیا۔ تو جو انسان دنیا کو اپنے سر پر اٹھا لیتا ہے۔ اس کی مثال بعینہٖ اس مراثی کی سی ہے۔ کیونکہ دنیا تو انسان کو خدا تعالےٰ اس لئے دیتا ہے۔ کہ انسان اس پر چڑھے۔ لیکن وہ احمق دنیا کو اپنے سر پر اٹھا لیتا ہے۔

پس اصل چیز جس سے دنیا کی ترقی ہے۔ وہ لا الٰہ الا اللہ ہی ہے۔ اور اس کی عینک جس سے یہ نظر آسکے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس طرح عینک کے بغیر آدمی کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بغیر انسان لا الٰہ الا اللہ کو نہیں دیکھ سکتا۔

اس زمانہ میں یوں تو اور بھی بہت سی نیکیاں ہیں۔ اور سب کی طرف ہم کو توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن

توحید کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ کہ "خُذُوا التوحید خُذُوا التوحید یا ابناء الفارس" یعنی اے ابناء الفارس توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

ابناء فارس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان ہی نہیں۔ بلکہ روحانی لحاظ سے ساری جماعت ہی ابناء فارس ہے۔ اور یہ حکم تمام جماعت

پر مشتمل ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کسی ایک چیز کو خاص طور پر پکڑا کرتا ہے۔ فرمایا۔ کہ تم مصائب کے مواقع پر توحید کو پکڑ لیا کرو۔ کہ اس کے اندر باقی تمام چیزیں آجاتی ہیں۔

پس

ہماری جماعت کا فرض

ہے۔ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے ماٹو کو ہر وقت اپنے سامنے رکھے۔ کیونکہ اسی میں انسان کی دینی اور دنیاوی فلاح مضمر ہے

سٹیشن ماسٹر صاحب بٹالہ کی توجّہ کیلئے

۱۸ دسمبر کو شام چھ بجے کی گاڑی سے میں قادیان سے سامانہ کے لئے روانہ ہوا۔ بٹالہ سے گاڑی تبدیل کی۔ جو بٹالہ کے بعد دیر کا سٹیشن پر ٹھہری۔ جونہی گاڑی ٹھہری تین احمدی مستورات اور ان کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی گاڑی سے اترے۔ جو نہایت پریشان تھے۔ ان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ عورتیں رو رہی تھیں۔ جب سبب پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ ہم پٹیالہ سے آئے ہیں۔ بٹالہ سے قلی نے سامان اٹھا کر ہمیں بجائے قادیان کی گاڑی کے اس گاڑی میں بٹھا دیا۔ اور اب ہم کل بارہ بجے تک وہاں نہیں پہنچ سکتے۔ سخت سردی ہے۔ ہمارے پاس کپڑے کافی نہیں۔ اور بچے ساتھ ہیں۔ جن لوگوں کو اس واقعہ کا علم ہوا سب کو سخت افسوس ہوا۔

ہم سٹیشن ماسٹر صاحب ... سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بارہ میں مناسب ہدایات جاری کریں۔ اور اگر یہ واقعہ قلی کی غلطی سے ہوا ہے۔ تو آئندہ اس قسم کے تکلیف دہ واقعات پیدا نہ ہوں۔ خاکسار ابو العطا

اگر آپ **فرزند ارجمند** اور **چاند سا لکھڑا** چاہتے ہیں۔ تو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی **مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل** کا مجرب نسخہ **نورِ نظر** رانی بیگم صاحبہ کو استعمال کرائیں۔ **نورِ نظر** کے متعلق **نواب خان محمد علی خان** آف مالیر کوٹلہ لکھتے ہیں:۔ کہ **نورِ نظر** حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں دیا تھا۔ میرا تجربہ شدہ اور بعض اور لوگوں کو بھی دیا۔ مجرب ثابت ہوا۔
قیمت ایک مکمل کورس کے لئے صرف دس روپے ۱۰؍ علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ:۔ **فیض عام میڈیکل ہال قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۳۵۹۴ منکہ امۃ العزیز عائشہ بنت میاں محمد امیر صاحب قوم شیخ عمر ۲۲½ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۲-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۶/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ امۃ العزیز عائشہ بقلم خود۔ ۳۰-۱۲-۳۱
گواہ شد:۔ محمد امیر والد موصیہ بقلم خود ۳۰-۱۲-۳۱
گواہ شد:۔ ظفر محمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

مالی فائدہ اٹھانے کا بہترین موقعہ

رتی چھلہ کا ٹھیکہ نیلام ہوتا ہے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اکثر دکانداروں کو دکانیں لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز قادیان سے باہر کے لوگ بھی اس موقعہ پر سنگترے گنے وغیرہ وغیرہ لاکر فروخت کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے تجویز ہے کہ رتی چھلہ کے چاروں اطراف میں اندر یا باہر دوست عارضی طور پر جلسہ کے موقعہ پر دکانیں لگاکر فائدہ اٹھائیں۔ اس غرض کے مدنظر رتی چھلہ کا ٹھیکہ نیلام کرنے کی تجویز ہے۔

لہذا اعلان عام کیا جاتا ہے کہ رتی چھلہ کا ٹھیکہ ۲۵ دسمبر ۳۶ء کو موقعہ پر ٹھیک ۱۲ بجے دن کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختار عام منشی محمد الدین صاحب نیلام کرینگے۔ جو دوست ٹھیکہ لے کر فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہوں وہ وقت مقررہ پر پہونچ کر بولی دیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

جناب مفتی فضل الرحمن صاحب کی شہادت

میں تصدیق کرتا ہوں کہ حکیم عبد العزیز خان صاحب حکیم حاذق میرے استاد مرحوم خلیفہ اول کے شاگرد ہیں۔ ان کو ابتدا سے ہی طب یونانی سے بہت دلچسپی ہے۔ میں نے ان کی ادویہ کے سٹاک کو دیکھا ہے۔ جو جو عمدہ اور نایاب چیزیں انہوں نے مہیا کی ہیں۔ وہ سب قابل تعریف ہیں۔ مثلاً مشک۔ عنبر۔ زعفران۔ عقیق۔ مروارید۔ سلاجیت۔ زیرہ چائے ہینگ وغیرہ پھر قیمت کے لحاظ سے بھی بہت ارزاں۔ اور ایسی چیزوں کا اس چھوٹے سے گاؤں میں مہیا کرنا خانصاحب ہی کی کوشش اور سعی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں ایسی اشیاء بہت کم پنجاب میں میسر آسکیں گی۔ اگر لوگ اس طرف توجہ فرمادیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کو اور خود حکیم صاحب کو اس سے بہت نفع پہنچے گا۔ اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے۔ والسلام۔ خاکسار:۔ فضل الرحمن مفتی۔ طبیب۔ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اٹھرا غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت تو انا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولے گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ:۔ عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

متلاشیان روزگار کیلئے ایک نہایت عمدہ موقعہ

احمدیہ سٹور قادیان کی مشین ربلیک سٹون فلور ملز ۳۰ ہارس جس کے ساتھ اناج صاف کرنے کی چھلنی اور چاول تیار کرنے کی مشین بھی ہے۔ اور جس کے ساتھ لکڑی چیرنے کا آرہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ ٹھیکہ پر دی جائے گی۔ خواہشمند احمدی احباب شرائط وغیرہ کے متعلق خاکسار سے حالات معلوم کر کے ٹنڈر دے سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ ٹھیکہ بہت بارعایت دیا جائے گا۔

المشتہر:۔ شیخ فضل احمد مینجنگ ڈائرکٹر احمدیہ سٹور قادیان

ایگنورین

اس دوا کا نام ہے۔ جس نے آٹھ سال میں تقریباً بارہ ہزار سوزاک کے مریضوں کو تندرست کر دیا ہے۔ ہندوستان کے سینکڑوں ڈاکٹر سوزاک کے مریضوں کو صرف "ایگنورین" ہی استعمال کراتے ہیں۔ کیونکہ یہ دوا تین دن میں ہر نئے پرانے سوزاک کا خاتمہ کر کے آدمی کو تندرستی بخشتی ہے۔ ہندوستان میں آٹھ سال سے ڈاکٹروں کی آنکھ کا نور بن رہی ہے۔ مینجر یونائیٹڈ میڈیکل سروس دریا گنج دہلی کو خط لکھکر ایک شیشی منگالیجے۔ ہندوستانی سکے کے حساب سے ایگنورین کی ایک شیشی ۲/ میں ملتی ہے محصولڈاک پانچ آنے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دارالامان قادیان میں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے ماتحت قوم کے نادار بچوں کو صاحب ہنر اور بیکار افراد کو باکار بنانے کے واسطے جو صنعتی کارخانجات جاری کئے گئے ہیں۔ ان میں سے

دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان ہے

جس میں بچوں کو بوٹ سازی کا کام سکھانے کے واسطے ہندوستان میں بوٹ سازی کے مرکز آگرہ سے اس فن کے استادوں کو بلا کر مقرر کیا گیا ہے۔ نیز احباب کرام کی ضروریات کو پورا کرنے کے واسطے اس فیکٹری میں ہر قسم کے بوٹ و شوز زنانہ۔ مردانہ و بچگانہ اعلیٰ قسم کے میٹیریل سے نہایت مضبوط اور فیشن ایبل تیار کرائے جاتے ہیں۔ جو کہ ہر حال میں تمام دیگر قسم کے بوٹوں سے اعلیٰ ہیں۔

سیدنا امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت میٹیریل اعلیٰ اور نرخ کم رکھے گئے ہیں اس لئے اس کوالٹی کے تمام دوسرے بوٹوں سے ارزاں ہیں۔

ارزانی نرخ کی وجوہات

آگرہ میں چمڑا تیار کرنے کا کوئی کارخانہ نہیں جس طرح آگرہ کے کارخانہ داروں کو دوسری جگہ سے مال منگوانا پڑتا ہے۔ اسی طرح ہم بھی براہ راست کارخانجات سے مال منگوا لیتے ہیں۔ دوسرے ہماری فیکٹری چونکہ نقد خریدتی ہے۔ اس لئے بہ نسبت ان کے ہمیں مال سستا ملتا ہے۔ ان کا نقطۂ نگاہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا اور ہمارا نصب العین قوم کے بچوں کو باہنر اور باکار بنانا ہے اس لئے ہمیں زیادہ منافع کی ضرورت نہیں۔ آگرہ میں مکانات کے کرایہ گراں ہیں۔ اور یہاں ارزاں۔ ان وجوہات کی بنا پر ہم ان کی نسبت مال اچھا اور ارزاں مہیا کر سکتے ہیں۔

احباب کرام کا فرض

اب احباب کرام کا فرض ہے۔ کہ سیدنا امیر المومنین کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اپنے استعمال کے لئے بوٹ بیوی بچوں کے استعمال کے لئے لیڈی شوز و بوٹ اپنے قومی کارخانہ **دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان** سے منگوائیں۔ جلسہ سالانہ بھی آرہا ہے۔ نیز عید الاضحیٰ پر پہننے کے واسطے اپنے تمام کنبہ کے واسطے بوٹوں کا آرڈر اس اعلان کو دیکھتے ہی ہمیں ارسال کر دیں۔ تاکہ ٹھیک وقت پر آپ کو بوٹ پہنچ سکیں۔

ہمارا نمائندہ

عنقریب ہی نمونہ جات لیکر دارالامان سے نزدیک کی جماعتوں کے پاس حاضر ہوگا۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ ہر طرح سے تعاون کریں۔ اور اپنی ضروریات کے مطابق آرڈر دیکر اپنے قومی ادارہ کی امداد کریں۔ جو کہ سیدنا امیر المومنین کی عین خوشنودی اور احباب کرام کی بہبودی کا موجب ہوگا۔

نوٹ

ہم اس امر کی کوشش میں ہیں۔ کہ ہر ایک شہر میں کسی مقامی دکاندار کو بطور ایجنٹ مقرر کر دیا جائے جہاں ہر قسم کا مال مقامی احباب کو ہر وقت دستیاب ہو سکے۔ مگر ساتھ ہی واضح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمارا نصب العین کم سے کم منافع ہے۔ لہٰذا ہم ایجنٹ صاحبان کو کم سے کم کمیشن ہی دے سکینگے۔ اور چونکہ دکاندار کا مطمح نظر زیادہ سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ قلیل کمیشن پر قانع نہ رہ کر آپ کے قومی کارخانہ کے تیار کردہ مال کی مذمت بیان کر کے دوسرے بوٹ آپ کے پاس فروخت کرنے کی کوشش کرے۔ جس میں اس کو بہت زیادہ منافع ملتا ہو۔ اس لئے احباب کرام ایسے ایجنٹ صاحب کی ہوشیاری سے آگاہ رہیں۔ اور اپنے ہی کارخانہ دی یونیورسل شو فیکٹری قادیان کے تیار کردہ بوٹ خریدیں۔ جو کہ کوالٹی میں اعلیٰ اور اس لحاظ سے قیمت میں ارزاں ہیں۔ والسلام۔ مینجر دی یونیورسل شو فیکٹری۔ قادیان

جرابوں کی خرید میں سہولت

ہم سب سے یہی امید کی جاتی ہے۔ کہ ہم تمام اپنے قومی کارخانہ کی ہی جراب استعمال کریں۔ مگر بعض جگہ یہ دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ یا تمام اقسام وہیں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے احباب تک ان کے اپنے کارخانہ کی جراب جو نہایت مضبوط دیدہ زیب و سستی ہیں پہنچانے کی خاطر یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک ایک درجن کے خریدار کو محصولڈاک معاف قیمت بذریعہ محاسب یا بذریعہ وی پی

قیمتیں	ٹسری	گرم جراب
مردانہ سائز ۹½ تا ۱۱	۲/۰، ۴/۰، ۵/۰، ۶/	۱۲/- ۱۴/-
زنانہ سائز ۸ تا ۹	۲/، ۳/، ۴/، ۵/-	۸/- ۱۰/-

ٹسری و گرم سٹاکنگ (بڑی جراب) و بچگانہ جراب ہر سائز بھی موجود ہے

نیز جلسہ سالانہ پر بھی نمائش گاہ میں انشاء اللہ سٹار ہوزری کی جرابوں کی نمائش ہوگی۔ اور خاص رعایتی قیمتوں پر پیش خدمت کی جاویں گی۔ اس لئے جن احباب نے جلسہ پر آنا ہو اپنے اور بال بچوں کے واسطے یہیں سے جرابیں خرید فرمادیں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان